

اسلامیات

پانچویں جماعت کے لیے

یہ کتاب نیشنل کریکولم کونسل، وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت اسلام آباد نے بطور نصابی کتاب
2020-21 منتخب کی ہے اور وفاقی نظام تعلیمات کے زیر انتظام اسکولوں میں مفت تقسیم کی جا رہی ہے۔

NOT FOR SALE

منظور کردہ

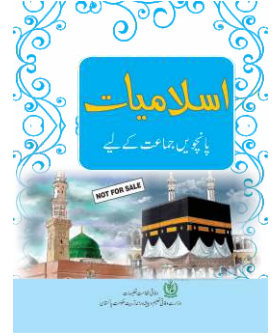
نیشنل کریکولم کونسل



وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت حکومت پاکستان

اسلامیات پانچویں جماعت کے لیے

2018ء جملہ حقوق بحق وفاقی نظامت تعلیمات اور وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومت پاکستان محفوظ ہیں۔ یہ کتاب یا اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی شکل میں باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔
درسی کتاب اسلامیات: پانچویں جماعت کے لیے



ایڈوائزرز:	محمد رفیق طاہر	(جوائنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر، وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد، حکومت پاکستان)
مصنفین:	عثمان ولی اللہ خان، محمد رفیق عزیز	
معاون مصنف:	پروفیسر ریاست علی	
نظر ثانی:	ڈاکٹر تجمل حسین شاہ	
	سہیل بن عزیز	(وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد، حکومت پاکستان)
	مسز عظمیٰ حمید	(ایسوسی ایٹ پروفیسر)
	مسز شگفتہ خانم	(اسٹنٹ پروفیسر)
	مس نغمہ شاد	(منیجر بیکن ہاؤس اسکول سسٹم، نارٹھ)
	سلمان شاہد	(پیکچرار)
	مس شائستہ	(ہیڈ مسٹریس)
طبع سوم:	2020ء	تعداد: 21,398
قیمت:		
طالع:	المقیات پرنٹرز، لاہور	

NOT FOR SALE

منظور کردہ
وفاقی نظامت تعلیمات
وزارت وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومت پاکستان

پیش لفظ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

اللہ رب العزت کا اُس کی شان کے مطابق شکر ہے جس نے ہمیں پیارے وطن پاکستان کے نو بہا لوں کی ذہنی، علمی و فکری نشوونما کے لیے منتخب کیا اور ہمیں ہمت و توفیق بخشی کہ ہم علمی میدان میں وطن عزیز کے مستقبل کے نو بہا لوں کی علمی و فکری بالیدگی میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔ **ثُمَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**

”اسلامیات پانچویں جماعت کے لیے“ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اسلامیات کی یہ کتاب 2017ء کے جماعت پانچویں کے نصاب اور نظر ثانی کمیٹی کی ہدایات کے مطابق تیار کی گئی ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں منسٹری آف فیڈرل ایجوکیشن اینڈ پروفیشنل ٹریننگ اور وفاقی نظامت تعلیمات حکومت پاکستان کے پیشہ ورانہ و انتظامی تعاون کے ساتھ ساتھ سرکاری و نجی اداروں میں کام کرنے والے تجربہ کار اساتذہ کی مدد و رہنمائی بھی شامل ہے۔

”اسلامیات پانچویں جماعت کے لیے“ کا بنیادی مقصد طلبہ کو اسلام اور بنیادی اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا ہے۔ اس کتاب کے تمام اسباق میں جملے آسان، عام فہم اور سادہ انداز میں لکھے گئے ہیں جبکہ الفاظ کے انتخاب میں طلبہ کی ذہنی سطح اور سیکھنے کی رفتار کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس کتاب کی تالیف و تدوین میں نہ صرف موجودہ تعلیمی ضروریات، قومی، سماجی و اخلاقی اقدار کا خاص خیال رکھا گیا ہے بلکہ دین اسلام کی بنیادی تعلیمات کو طلبہ کی عمر اور ذہنی سطح کے لحاظ سے آسان اور تدریجی انداز سے سکھانے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب کے تمام اسباق کو درج ذیل خوبیوں سے مزین کیا گیا ہے:

- طلبہ کے تدریسی مقاصد (SLOs) _____ سبق کو پڑھنے کے بعد حاصل ہونے والے مقاصد
- جاننے کی بات _____ موضوع سے متعلقہ عمومی معلومات
- مزید جاننے _____ موضوع کی بہتر تفہیم کے لیے اضافی علم
- اہم معلومات _____ موضوع سے متعلق اہم معلومات
- مشق _____ طلبہ کی آموزش کو جانچنے کے لیے مختلف سرگرمیاں
- عملی سرگرمیاں _____ طلبہ کی ذاتی شمولیت
- برائے اساتذہ کرام _____ اساتذہ کرام کی تدریس متن میں معاونت کے لیے مجوزہ گزارشات
- فرہنگ _____ سبق کے متن میں دیئے گئے مشکل الفاظ اور ان کے معانی

امید ہے کہ ہماری یہ کاوش نہ صرف اساتذہ کرام اور والدین کو پسند آئے گی بلکہ طلبہ کو بھی دین اسلام سیکھنے اور سمجھنے میں معاونت و راہنمائی فراہم کرے گی۔ اس سیریز کی تمام کتب کی تیاری میں منتظمین نے ہر مرحلے میں پوری محنت اور ایمان داری سے کام کیا ہے۔ کتابت اور طباعت میں بار بار تصحیح کا عمل دہرایا گیا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ کتاب کے مطالعہ کے دوران مزید بہتری کے لیے اپنی آراء سے ادارے کو آگاہ کریں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے (شروع) جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔“

فہرست

باب اوّل: الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ

- 7 الف: ناظرہ قرآن مجید پارہ ۱۹ سے پارہ ۳۰ تک
- 8 ب: حفظ قرآن مجید منتخب آیات و سورتیں
- 10 ج: حفظ و ترجمہ منتخب آیات و کلمات
- 13 د: دعائیں (زبانی) روزمرہ کی اہم دعائیں

باب دوم: ایمانیات و عبادات

- 15 الف: ایمانیات ۱۔ عقیدہ آخرت
- 19 ۲۔ اطاعت رسول ﷺ و اتباع سنت
- 23 ب: عبادات ۱۔ جمعہ کی اہمیت اور فرضیت
- 27 ۲۔ عیدین
- 30 ۳۔ روزہ — اہمیت، فضیلت و فوائد

باب سوم: سیرت طیبہ ﷺ

- 34 الف: مواخات سے غزوہ خندق تک ۱۔ مواخات مدینہ
- 37 ۲۔ مسجد نبوی ﷺ
- 41 ۳۔ میثاق مدینہ



44

۴۔ غزوہ بدر

47

۵۔ غزوہ احد

51

۶۔ غزوہ خندق

باب چہارم: اخلاق و آداب

55

۱۔ ایفائے عہد

59

۲۔ عفو و درگزر

63

۳۔ رواداری

67

۴۔ کفایت شعاری

70

۵۔ اخوت

74

۶۔ چغل خوری

باب پنجم: ہدایت کے سرچشمے / مشاہیر اسلام

77

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

81

۲۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

84

۳۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

88

فرہنگ



الف: ناظرہ قرآن مجید

پارہ ۱۹ سے پارہ ۳۰ تک

الْقُرْآنُ الْكَرِيمُ

باب
اول

حاصلاتیعلم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ قرآن مجید کو صحیح تلفظ، تجوید اور ادائیگی کے ساتھ پڑھ سکیں۔

پارہ ۱۹ سے پارہ ۳۰ تک صحیح تلفظ، تجوید اور درست ادائیگی کے ساتھ پڑھیں۔

مشق

- قرآن مجید کے پارہ نمبر ۱۹ تا پارہ نمبر ۳۰ کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھیں۔
- قرآن مجید کے پارہ نمبر ۱۹ تا پارہ نمبر ۳۰ کو تجوید کے قواعد کے مطابق پڑھیں۔

عملی سرگرمی:

- طلبہ اپنے استاد محترم کی زیر نگرانی قرآن مجید درست تلفظ کے ساتھ پڑھیں۔

برائے اساتذہ کرام

- ۱۔ طلبہ سے قرآن مجید سنیں اور ان کی قرأت میں پائی جانے والی اغلاط کی درستی کریں۔
- ۲۔ طلبہ کو چند آیات روزانہ صحیح تلفظ اور تجوید سے پڑھائیں۔

ب: حفظ قرآن مجید

منتخب آیات و سورتیں

حاصلاتِ تعلم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ۱- آیتہ الکرسی، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو درست تلفظ اور روانی کے ساتھ یاد کر سکیں۔
- ۲- آیتہ الکرسی، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو نماز اور نماز کے علاوہ پڑھ سکیں۔
- ۳- آیتہ الکرسی کی اہمیت جان سکیں۔

آیۃُ الْکُرْسِيِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يُعَلِّمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهٗمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّٰثِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِي يُّوسُوْسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾



مشق

- آیت الکرسی درست تلفظ اور روانی کے ساتھ باواز بلند پڑھیں۔
- سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو درست تلفظ کے ساتھ باواز بلند پڑھیں۔
- آیت الکرسی، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو یاد کریں۔

عملی سرگرمیاں:

- آیت الکرسی نماز ادا کرنے کے بعد پڑھیں۔
- حفظ میں دی گئی سورتوں کا مقابلہ حسن قرأت منعقد کیا جائے۔



- ۱۔ قرأت کی درستی کے لیے طلبہ کو کسی معروف قاری کی قرأت سنوائیں۔
- ۲۔ طلبہ میں مقابلہ حسن قرأت کا انعقاد کروائیں اور بہترین قرأت کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔
- ۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ آیت الکرسی قرآن مجید کی سب سے افضل آیت مبارکہ ہے نیز یہ آیت پڑھ کر انسان شیطان کے حملوں سے بچ جاتا ہے اور اللہ کی پناہ میں آ جاتا ہے۔
- ۴۔ طلبہ کو بتائیں کہ قرآن مجید کی آخری دو سورتیں معوذتین کہلاتی ہیں۔
- ۵۔ طلبہ کو بتائیں کہ معوذتین کو کیوں پڑھنا چاہیے۔

ج: حفظ و ترجمہ

منتخب آیات و کلمات

حاصلاتِ تعلم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ۱- دیئے گئے کلمات اور آیات کو یاد کر سکیں۔
- ۲- دیئے گئے کلمات اور آیات کے معنی و مفہوم کو جان سکیں۔
- ۳- دیئے گئے کلمات اور آیات کو اپنی روزمرہ زندگی بالخصوص نماز میں استعمال کر سکیں۔

سورة الفاتحة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝

ترجمہ: ہر قسم کی تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے۔ اے اللہ تعالیٰ! ہم آپ کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے راستے پر چلا، ایسے لوگوں کے راستے پر جن پر آپ نے انعام فرمایا، نہ ان کے راستے پر جن پر آپ کا غصہ ہو اور جو گمراہ ہوئے۔

التحیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَسْلَامٌ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ ۝ اَسْلَامٌ عَلَیْنَا وَعٰلِیْ
عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝

ترجمہ: تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو آپ ﷺ پر اے نبی ﷺ! اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

درودِ ابراہیمی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

ترجمہ: اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر صلوة بھیج جس طرح تو نے صلوة بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔
اے اللہ! برکت دے حضرت محمد ﷺ کو اور حضرت محمد ﷺ کی آل کو جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

درودِ ابراہیمی کے بعد کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۖ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۗ

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں، اے میرے رب! میری دعا قبول فرما۔ اے میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان والوں کو اس دن معاف کر دینا جو حساب کا دن ہوگا۔

دنیا اور آخرت میں بھلائی کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۗ

ترجمہ: اے میرے رب! ہمیں دنیا میں بھی احسن ترین (بہترین) حصہ عطا فرما اور آخرت میں بھی احسن ترین (بہترین) حصہ عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔



مشق

■ سورة الفاتحة، التحيات، درود ابراہیمی و درود ابراہیمی کے بعد کی دعا اور دنیا و آخرت میں بھلائی کی دعا اور ترجمہ یاد کریں۔

عملی سرگرمی:

■ سورة الفاتحة، درود ابراہیمی اور اس کے بعد کی دعا درست تلفظ اور صحیح ادائیگی کے ساتھ با آواز بلند پڑھیں اور ان کو نماز میں پڑھنے کے لیے یاد کریں۔



- ۱۔ سورة الفاتحة، التحيات، درود ابراہیمی اور تشہد میں پڑھی جانے والی دعاؤں کی آواز بلند قرأت کروائیں۔
- ۲۔ طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ سورة الفاتحة، التحيات، درود ابراہیمی اور تشہد میں پڑھی جانے والی دعائیں نماز میں پڑھیں۔
- ۳۔ طلبہ کو بتائیں کہ سورة الفاتحة نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ اس سورة میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی گئی ہے۔



ہ: دعائیں (زبانی)

د: روزمرہ کی اہم دعائیں

حاصلاً تَعَلِّم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ۱- دعائے قنوت کو یاد کر سکیں۔
- ۲- مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر نکلنے کی دعائیں یاد کر سکیں۔
- ۳- دعائے قنوت، مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر نکلنے کی دعائیں اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی ہو سکیں۔

دعائے قنوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا
نُكْفِرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرِكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ
وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفّٰرِ مُلْحِقٌ ط

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ



مشق

- سبق میں دی گئی دعائیں یاد کریں۔
- دعائے قنوت یاد کریں۔
- مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کی دعا یاد کریں۔

عملی سرکرمیاں:

- طلبہ دعائے قنوت پر مشتمل ایک خوبصورت چارٹ بنائیں اور اسے اپنے کمرہ جماعت میں لگائیں۔
- سبق میں دی گئی دعاؤں کو یاد کریں اور اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھنے کی عادت ڈالیں۔



- ۱۔ طلبہ کو دعائے قنوت یاد کروائیں نیز انہیں تاکید کریں کہ وہ نماز عشاء میں وتروں میں دعائیں قنوت پڑھیں۔
- ۲۔ طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کی دعائیں یاد کریں اور مسجد میں جاتے ہوئے ان دعاؤں کو ضرور پڑھیں۔



(الف): ایمانیات

۱- عقیدہ آخرت

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

حاصلاتِ تعلیم (SLOs):

- ۱- عقیدہ کا مطلب سمجھ سکیں۔ ۲- آخرت کا عقیدہ ان کے قلوب و اذہان میں راسخ ہو جائے۔ ۳- آخرت اور قیامت کے تصور کو سمجھ جائیں۔ ۴- آخرت میں جو ابدہ ہونے کی وجہ سے دنیا میں نیک عمل کرنے کی طرف راغب ہو سکیں۔ ۵- دنیا اور آخرت کا تعلق سمجھ سکیں۔

عقیدہ سے مراد ”دل میں جمایا ہوا یقین“ ہے۔ آخرت سے مراد وہ عالم ہے جہاں مرنے کے بعد انسان کی روح جائے گی۔ آخرت اُس زندگی کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد شروع ہوگی۔ عقیدہ آخرت سے مراد اس بات کا دل میں یقین رکھنا ہے کہ ایک دن ایسا آئے گا جب نہ دنیا باقی رہے گی اور نہ ہی دنیا میں موجود مخلوقات باقی رہیں گی۔ وہ دن آخرت کا ہوگا۔

آخرت کے دن ہر انسان کے اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ جس انسان کی نیکیاں زیادہ ہوں گی اسے بخش دیا جائے گا اور وہ جنت کا حق دار بن جائے گا۔ جنت بہت ہی خوبصورت جگہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لیے تیار کی ہے۔ اس میں انسانوں کے لیے رنگ رنگ کی نعمتیں ہوں گی۔

جاننے کی بات!_

عقیدہ آخرت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور ہر مسلمان اس عقیدے پر یقین رکھتا ہے۔

دودھ، شہد اور میٹھے پانی کی نہریں ہوں گی۔ اس کے برعکس جس انسان کی برائیاں زیادہ ہوں گی، اسے سزا دی جائے گی اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”بلاشبہ نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور بلاشبہ بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔ (سورۃ الانفطار: 13-14) ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ”جس کے (نیک اعمال) کے پلڑے بھاری ہوئے وہ عیش میں ہوگا اور جس کے (نیک اعمال) کے پلڑے ہلکے ہوئے تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ ہاویہ کیا ہے۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ (سورۃ القارمہ)

دنیا ایک عارضی ٹھکانہ ہے جب کہ آخرت کی حیثیت مستقل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ”دنیا کی (مختصر زندگی) کی حقیقت آخرت (کی نہ ختم ہونے والی زندگی) کے مقابلے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبو کر نکال لے، تو وہ دیکھے کہ کتنا پانی انگلی کے ساتھ ہے۔“ (جامع ترمذی، جلد دوم: 204)

یہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے بلکہ دنیا کی یہ زندگی آخرت کے مقابلے میں بہت تھوڑی اور مختصر ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کھیل کود میں ضائع نہ کریں بلکہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

ترجمہ: ”کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔“ (سورۃ المؤمنون: 115)

ہم میں سے ہر شخص نے اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر (مرکر) واپس جانا ہے۔ پس جو شخص دنیا میں اچھے کام کرے گا، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی



فرماں برداری کرے گا تو وہ قیامت کے دن ضرور کامیاب ہوگا اور اُسے جنت میں اچھا ٹھکانہ ملے گا۔ جب کہ وہ شخص جو اپنی زندگی بُرے کاموں میں گزارے، نہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور نہ ہی رسول اکرم ﷺ کی فرماں برداری کرے بلکہ اپنی زندگی کھیل تماشوں میں گزار دے تو ایسا شخص جہنم میں جائے گا۔ عقیدہ آخرت میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ دنیا کی زندگی مختصر اور عارضی ہے۔ وہ ایک دن ختم ہو جائے گی اور اس کے بعد ایسی زندگی شروع ہوگی

مزید جانئے! _____!

آخرت کے دن کو
”یوم القیامہ“، ”یوم الدین“
اور ”یوم الحشر“ بھی کہا جاتا ہے۔

جو ہمیشہ کے لیے ہوگی اور کبھی ختم نہ ہوگی۔ اس لیے ہمیں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اُس زندگی کی تیاری کرنی چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، اس کا ہر حکم مانیں اور نافرمانی سے بچیں۔ والدین کی خدمت کریں، بڑوں کا ادب کریں اور چھوٹوں پر شفقت کریں۔ غریبوں اور مسکینوں کے کام آئیں۔ ان کاموں کے انجام دینے سے اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے گا اور ہم آخرت کے دن کامیاب ہو جائیں گے۔

مشق

■ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

سوال ۱: آخرت سے کیا مراد ہے؟

سوال ۲: ”اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر واپس جانے سے“ کیا مراد ہے؟

سوال ۳: عقیدہ آخرت کے بارے میں حدیث مبارکہ لکھیں۔

سوال ۴: عقیدہ آخرت سے کیا مراد ہے؟

■ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

سوال ۱: جنت میں کون کون سی نعمتیں ہوں گی؟

سوال ۲: عقیدہ آخرت کے ہماری زندگی پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟

■ نیچے دیئے گئے فقرات مکمل کیجیے۔

- ۱- عقیدہ سے مراد دل میں جمایا ہوا _____ ہے۔
- ۲- آخرت کی کامیابی کا دار مدار _____ کے اعمال پر ہے۔
- ۳- بلاشبہ نیک لوگ _____ میں ہوں گے۔
- ۴- دنیا ایک _____ ٹھکانہ ہے۔
- ۵- مستقل حیثیت _____ کی ہے۔

اہم معلومات! _____

(اے پیغمبران سے) کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ
بہت تھوڑا ہے اور بہت اچھی چیز تو پرہیزگار
کے لیے (نجات) آخرت ہے۔
(سورۃ النساء: 77)

■ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

- ۱- ہر انسان کے اعمال کا وزن _____ کے دن ہوگا۔
الف پیدائش ب وفات ج آخرت د عید
- ۲- جس انسان کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ _____ کا حق دار بن جائے گا۔
الف جنت ب جہنم ج دوزخ د ہاویہ
- ۳- دنیا کی حقیقت آخرت کے مقابلے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی _____ میں ڈبو کر نکال لے۔
الف سمندر ب دریا ج نہر د تالاب
- ۴- جس انسان کی برائیاں زیادہ ہوں گی اسے _____ میں پھینک دیا جائے گا۔
الف فردوس ب جنت ج جہنم د عرش بریں



۵۔ ہاویہ _____ کا نام ہے۔

الف روشنی ب باغ ج آگ د بھڑکتی ہوئی آگ

عملی سرگرمیاں:

- آپ اپنی روزانہ کی زندگی میں جو اچھے کام کرتے ہیں، ان کی ایک فہرست تیار کریں۔
- طلبہ کے درمیان میں ایک ایسا مباحثہ کرایا جائے جس میں دنیا اور آخرت کی زندگی کا فرق مثالوں سے واضح ہو۔



- ۱۔ اُستاد محترم ہر طالب علم سے کہیں کہ سبق کے بارے میں اُسے جو سمجھ آیا ہے اُسے بیان کرے یا تحریر کرے۔
- ۲۔ اُستاد محترم طلبہ کو عقیدہ آخرت کا مفہوم اور جنت و جہنم کے بارے میں تفصیلی وضاحت دیں۔



۲۔ اطاعت رسول ﷺ واتباع سنت

حاصلاتِ تعلیم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ۱۔ اطاعت رسول ﷺ کے مفہوم اور اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- ۲۔ جان سکیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی عملی شکل صرف آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ ہی میں ہے۔
- ۳۔ سنت کا مفہوم اور اہمیت سمجھ سکیں اور سنت نبوی ﷺ کی شرعی حیثیت کو سمجھ سکیں۔
- ۴۔ اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال سکیں۔

اطاعت رسول ﷺ سے مراد ”اللہ تعالیٰ کے احکام کو دل سے تسلیم کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا ہے۔“ سنت نبوی ﷺ سے مراد ”وہ طریقہ یا راستہ ہے جس پر نبی کریم ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں عمل کیا۔“ گویا آپ ﷺ نے جو کچھ فرمایا اور جو کچھ عملی طور پر کر کے دکھایا، وہ آپ ﷺ کی سنت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورة الاحزاب: 21)

جاننے کی بات!۔

نبی کریم ﷺ کی اطاعت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی اطاعت ممکن نہیں ہے۔

ترجمہ: ”یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بار بار حکم دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

ترجمہ: ”اور جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔“ (سورة النساء: 80)

حضرت محمد ﷺ کی اطاعت اور پیروی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”اے نبی ﷺ! کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔“ (آل عمران: 31)

اس آیت مبارکہ میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ بننے کے لیے حضرت محمد ﷺ کی پیروی ضروری ہے یعنی حضرت محمد ﷺ جس کام کا حکم دیں اُسے بجالائیں اور جس کام سے منع کریں، اُس سے رُک جائیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”جس نے میری اطاعت کی گویا اُس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی گویا اُس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔“

(صحیح بخاری: 2957)

سنت نبوی ﷺ کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام نبی کریم ﷺ پر قرآن کی صورت میں نازل فرمائے۔ اُن احکام پر عمل کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کی پیروی بہت ضروری ہے۔ اگر کوئی نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی نہیں کرتا تو اُس کے لیے اُن احکام پر عمل کرنا ممکن نہیں ہے۔ عبادات میں سب سے زیادہ اہم عبادت نماز ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مرتبہ اسے ادا کرنے کا حکم آیا ہے لیکن نماز پڑھنے کا طریقہ، نماز کے فرائض، رکعات کی تعداد اور اوقات نماز کی تفصیلات جاننے کے لیے سنت رسول ﷺ سے راہنمائی حاصل کرنا پڑتی ہے۔



ترجمہ: ”آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتا دیکھو“۔ (صحیح بخاری: 631)

مزید جانئے!_

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔

نماز کے بعد دوسری اہم عبادت زکوٰۃ ہے لیکن اس کا نصاب اور دیگر تفصیلات جاننے کے لیے سنتِ نبوی ﷺ کا مطالعہ ضروری ہے۔ روزے کے تمام احکام و مسائل ہمیں نبی کریم ﷺ نے سمجھائے ہیں۔ حج بے حد اہم عبادت ہے۔ اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مجھ سے حج کے مناسک اور عبادت کے طریقے اچھی طرح سیکھ لو۔“ اس طرح قربانی کے احکام اور طریقہ بھی ہمیں نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے۔ گویا تمام عبادات پر صحیح معنوں میں عمل اس وقت ممکن ہے جب ہم سنتِ نبوی ﷺ سے راہنمائی حاصل کریں گے۔ اسی صورت میں ہماری تمام عبادتیں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں گی۔

نبی کریم ﷺ کی اطاعت و فرمان برداری کے بغیر ہمارا ایمان نامکمل اور ناقص رہتا ہے۔ اس کے علاوہ دنیا اور آخرت میں کامیابی اطاعتِ رسول ﷺ کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لیے ہم سب کو چاہیے کہ ہم اپنے تمام معاملات میں رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں تاکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہو سکے کیونکہ حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی ماننے ہوئے آپ ﷺ کی سنت کی پیروی کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اہم معلومات!_

- اور جو کچھ تم کو پیغمبر (ﷺ) دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز رہو۔ (سورۃ احقر: 7)
- اور ہم نے تم پر بھی یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو ارشادات لوگوں کے لیے نازل ہوئے ہیں وہ ان پر ظاہر کر دو۔ (سورۃ اہل: 44)



مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

سوال ۱: اطاعتِ رسول ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمانِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

سوال ۲: سنتِ نبوی ﷺ سے کیا مراد ہے؟

سوال ۳: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت محمد ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

سوال ۴: اطاعتِ رسول ﷺ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے فرمانِ مبارک کا ترجمہ لکھیں۔



■ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

سوال ۱: سنت نبوی ﷺ عبادت کے سلسلے میں ہماری کس طرح رہنمائی کرتی ہے؟

سوال ۲: سنت نبوی ﷺ کی پیروی ہمارے لیے کیوں ضروری ہے؟

■ نیچے دیئے گئے فقرات مکمل کیجیے۔

اہم معلومات!
 • اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے حکم پر چلو اور اس سے روگردانی نہ کرو جبکہ تم سنتے بھی ہو۔
 (سورۃ الاحقاف: 20)

۱- یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں بہترین _____ ہے۔

۲- حضرت محمد ﷺ جس کام کا حکم دیں اُسے _____ لائیں۔

۳- اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام نبی کریم ﷺ پر _____ کی صورت میں نازل فرمائے۔

۴- مجھ سے حج کے _____ اور عبادت کے طریقے اچھی طرح سیکھ لو۔

۵- نماز کے بعد دوسری اہم عبادت _____ ہے۔

■ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱- جس طریقے یا راستے پر نبی کریم ﷺ نے ساری زندگی عمل کیا، اسے کیا کہتے ہیں؟

الف سنت نبوی ﷺ ب اطاعت رسول ﷺ ج عبادت الہی د احترام رسول ﷺ

۲- ہمارا ایمان _____ کی اطاعت کے بغیر ناقص اور ادھورا رہتا ہے۔

الف والدین ب اساتذہ کرام ج اولیائے کرام ﷺ د نبی کریم ﷺ



۳۔ عبادات میں سب سے اہم ہے

الف نماز ب روزہ ج زکوٰۃ د حج

۴۔ عبادات پر صحیح معنوں میں عمل اسی وقت ممکن ہے جب ہم _____ سے رہنمائی حاصل کریں۔

الف کتابوں ب سنت نبوی ﷺ ج کہانیوں د فرشتوں

۵۔ روزے کے احکام و مسائل ہمیں _____ نے سمجھائے ہیں۔

الف فرشتوں ب اولیائے کرام رضی اللہ عنہم ج نبی کریم ﷺ د کتابوں

عملی سرگرمیاں:

- اطاعت رسول ﷺ اور سنت نبوی ﷺ کے موضوع پر طلبہ کے درمیان ایک مذاکرے کا اہتمام کیا جائے۔
- طلبہ اپنے روزمرہ معاملات کا جائزہ لیں کہ وہ کون کون سی سنت پر عمل کرتے ہیں اور ان معاملات کی ایک فہرست بنائیں۔



- ۱۔ طلبہ کو اطاعت رسول ﷺ و اتباع سنت کے بارے میں تفصیلاً بیان کریں۔
- ۲۔ طلبہ کے درمیان ایک مباحثہ کرائیں جس سے اطاعت رسول ﷺ اور سنت نبوی ﷺ کی اہمیت واضح ہو جائے۔



(ب) عبادات

۳۔ جمعہ کی اہمیت اور فرضیت

حاصلاتِ تعلیم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ۱۔ عبادات کی اہمیت و افادیت جان سکیں۔
- ۲۔ نماز جمعہ اور جمعہ کے دن کے فضائل جان سکیں۔
- ۳۔ جمعہ کے آداب جان سکیں۔
- ۴۔ جمعہ سے حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد جان سکیں۔
- ۵۔ کردار سازی میں جمعہ کے اثرات کو جان سکیں۔

جمعہ ہفتے کے دنوں میں سے اہم ترین دن ہے۔ اس دن کو مسلمانوں میں بے حد اہمیت حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے ”سید الايام“ یعنی ”دنوں کا سردار“ قرار دیا ہے۔ (مشترک حاکم: 277/1)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جمعہ کے دن نماز کے وقت کاروباری مصروفیات ترک کر دیں اور مساجد میں نماز جمعہ ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جلدی جایا کرو اور خرید و فروخت ترک کر دو۔ (سورۃ الجمعہ: 9) نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جاننے کی بات!

جمعہ کے دن خوشبو لگانا سنت نبوی ﷺ ہے۔

ترجمہ: ”ہر مسلمان پر جمعہ کی نماز (کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے) کے لیے جانا فرض ہے۔“ (سنن ابوداؤد: 1067) نماز جمعہ ادا کرنا اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔ اسے شرعی عذر کے بغیر ترک نہیں کیا جاسکتا۔

نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

”بے شک تمہارے تمام دنوں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے، پس تم مجھ پر اس دن کثرت سے درود پڑھا کرو کیوں کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“ (ابوداؤد: 1048، ابن ماجہ: 1085)

جمعہ کے فضائل:

- ذیل میں چند ایسی احادیث بیان کی جا رہی ہیں جن سے جمعہ کے دن اور نماز جمعہ کی فضیلت کا پتہ چلتا ہے۔
- ۱۔ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جس میں کی گئی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ (صحیح بخاری: 935)
- ۲۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح وضو کیا پھر وہ نماز جمعہ پڑھنے آیا اور خاموشی سے جمعہ کا خطبہ سنا تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور مزید تین دنوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم: 857)

نماز جمعہ کے آداب:

نماز جمعہ کے کچھ مخصوص آداب ہیں جن کا خیال رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ وہ آداب درج ذیل ہیں:



اہم معلومات !

نماز جمعہ سے پہلی مسجد میں پہنچنا اضافی اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اس لیے جتنی جلدی ممکن ہو، مسجد میں پہنچ جانا چاہیے۔

- ۱۔ نماز جمعہ کے لیے نہادھو کر اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر مسجد میں جانا چاہیے۔
- ۲۔ نماز جمعہ کے لیے مسجد میں جلدی پہنچنا چاہیے اور پہلی صف میں بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
- ۳۔ نماز جمعہ کا خطبہ خاموشی اور توجہ سے سنانا چاہیے۔ دوران خطبہ کسی کو گفتگو سے منع کرنا بھی آداب جمعہ کے منافی حرکت ہے۔

نماز جمعہ میں مسلمان دیگر نمازوں سے زیادہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس طرح ان میں اتفاق و اتحاد پیدا ہوتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ ہوتے ہیں۔ نماز جمعہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا بھی سبب بنتی ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ جمعہ کے دن نماز جمعہ کی اچھی طرح تیاری کرے اور اسے کسی صورت میں ترک نہ کرے۔

مشق

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

سوال ۱: نماز جمعہ کے بارے میں قرآن مجید میں کیا ارشاد ہوا ہے؟ صرف ترجمہ لکھیں۔

سوال ۲: جمعہ کے دن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟

سوال ۳: نماز جمعہ کی اہمیت کے بارے میں دو نکات تحریر کریں۔

سوال ۴: جمعہ کے دن درود پاک ﷺ پڑھنے کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟



■ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

سوال ۱: نمازِ جمعہ کے آداب بیان کریں۔

سوال ۲: نمازِ جمعہ کے فضائل اور معاشرتی فوائد تحریر کریں۔

■ نیچے دیئے گئے فقرات مکمل کیجیے۔

- ۱۔ ہفتے کے دنوں میں سے اہم ترین دن _____ ہے۔
- ۲۔ نمازِ جمعہ ادا کرنا اللہ تعالیٰ نے ہر _____ پر فرض کیا ہے۔
- ۳۔ نمازِ جمعہ _____ کے وقت ادا کی جاتی ہے۔
- ۴۔ دورانِ خطبہ کسی کو گفتگو سے منع کرنا بھی _____ کے منافی حرکت ہے۔
- ۵۔ نمازِ جمعہ کے لیے _____ میں جلدی پہنچنا چاہیے۔

■ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ نبی کریم ﷺ نے دنوں کا سردار کس دن کو قرار دیا ہے؟

الف بدھ ب جمعرات ج جمعہ د ہفتہ

۲۔ صحیح طریقے سے جمعہ کی نماز ادا کرنے سے مسلمان کے _____ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

الف ایک دن ب دس دن ج مہینے د پورے سال



- ۳۔ جمعہ کے دن مسجد میں _____ میں بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔
الف پہلی صف ب آخری صف ج دوسری صف د دائیں جانب
- ۴۔ دنوں میں سب سے افضل دن _____ ہے۔
الف جمعہ ب ہفتہ ج اتوار د پیر
- ۵۔ جمعہ کی نماز کے لیے جانا _____ پر فرض ہے۔
الف ہر انسان ب ہر بچے ج ہر مسلمان د ہر عورت

عملی سرگرمی:

■ طلبہ جمعہ کے دن کے مسنون کاموں کی فہرست بنائیں اور ان پر عمل کریں۔



- ۱۔ ہر طالب علم سے کہیں کہ سبق کے بارے میں جو کچھ اسے سمجھ آیا ہے اُسے بیان کرے یا تحریر کرے۔
- ۲۔ طلبہ کو یوم جمعہ و نماز جمعہ کے فضائل، آداب اور فوائد اس انداز سے بیان کریں کہ ان میں نماز جمعہ ادا کرنے کی ترغیب پیدا ہو۔

۲- عیدین

حاصلاتِ تعلیم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱- عیدین کی نماز کی اہمیت و افادیت سے جان سکیں۔ ۲- عیدین سے حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد جان سکیں۔

عید کا مفہوم ”خوشی اور مسرت“ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک سال میں خوشی کے دو تہوار دیئے ہیں۔ ایک کو عید الفطر اور دوسری کو عید الاضحیٰ کہتے ہیں۔ ان دونوں عیدوں کو ”عیدین“ کہتے ہیں۔

عید الفطر:

عید الفطر رمضان المبارک کے روزے مکمل ہونے کے بعد یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ مسلمان یہ عید گرم جوشی سے مناتے ہیں۔ وہ اس دن صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں اور علاقے کی جامع مسجد یا عید گاہ میں جمع ہو کر عید کی نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز عید سے قبل مسلمان فطرانہ ادا کرتے ہیں۔ فطرانے کی وجہ سے غریب اور مسکین لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔

جاننے کی بات!

عید الفطر رمضان المبارک کے روزوں کا انعام ہے۔

عید الاضحیٰ:

عید الاضحیٰ ”قربانی کی عید“ کو کہتے ہیں۔ یہ عید ذی الحجہ کی دس تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ مسلمان اس دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں مختلف جانور قربان کرتے ہیں۔ اس دن مسلمان جانوروں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر کے سنت ابراہیمی ﷺ کو زندہ کرتے ہیں۔ قربانی بے حد اجر و ثواب والا عمل ہے۔ ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ ”یہ قربانیاں کیا ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”کہ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔“

جاننے کی بات!

نبی کریم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد قربانی کرنے کو اپنی سنت قرار دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ ”ہمیں اس کے بدلے میں کیا ملے گا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔“ مسلمان نماز فجر ادا کرنے کے بعد عید کی نماز کی تیاری کرتے ہیں۔ وہ نہادھو کر نئے یا صاف کپڑے پہنتے ہیں اور خوشبو لگا کر عید گاہ یا جامع مسجد کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے لبوں پر اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور ثنا کے کلمات ہوتے ہیں۔ وہ بلند آواز میں یہ تکبیرات ادا کرتے جاتے ہیں:

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَاللَّهُ الْحَمْدُ

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

مسلمان ان تکبیرات کو عید کی نماز کے لیے جاتے اور آتے ہوئے پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تکبیرات کو سن کر مسلمانوں سے راضی ہو جاتا ہے۔ مسلمان عید گاہ یا مسجد کی طرف جانے اور آنے کے لیے الگ الگ راستہ اختیار کرتے ہیں۔ یہ بھی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ عید کی نماز میں دو رکعت باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ عید کی نماز کے بعد امام خطبہ دیتا ہے۔ اس خطبے میں مسلمانوں کو آپس میں پیار و محبت اور ہمدردی کا برتاؤ کرنے کا درس دیا جاتا ہے۔ انہیں قربانی کے مقاصد سے آگاہ کیا جاتا ہے نیز انہیں نیکی و تقویٰ کی بھی تلقین کی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس خطبہ کو خاموشی اور توجہ سے سنیں۔ خطبہ کے بعد مسلمان اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے، اپنی قوم اور پوری امت مسلمہ کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔

عیدین کی معاشرتی اہمیت:

عیدین کے ذریعے مسلمان اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے مسلمانوں کی طاقت اور اتفاق و اتحاد کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ عیدین غریبوں اور مسکینوں کی امداد کا ذریعہ بھی ہیں۔ مسلمان عید الفطر کے موقع پر فطرانہ ادا کرتے ہیں جو مستحق افراد کی امداد اور خبر گیری کا باعث بنتا ہے۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر غریبوں اور مسکینوں میں گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس طرح انہیں بھی گوشت کھانے کا موقع ملتا ہے۔ نماز عیدین مسلمانوں میں اخوت، محبت، بھائی چارے اور ہمدردی کو فروغ دیتی ہیں۔



■ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

سوال ۱: عید الفطر کے موقع پر فطرانہ دینے کا کیا فائدہ ہے؟

سوال ۲: عید الاضحیٰ کیوں منائی جاتی ہے؟

سوال ۳: عید کی نماز کے خطبے میں مسلمانوں کو کن باتوں کا درس دیا جاتا ہے؟

سوال ۴: نماز عیدین مسلمانوں میں کن کاموں کے فروغ کا سبب بنتی ہے؟

■ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

سوال ۱: مسلمان عید کے موقع پر کس طرح عید گاہ یا مسجد کی طرف روانہ ہوتے ہیں؟

سوال ۲: نماز عیدین سے کون سے معاشرتی فوائد حاصل ہوتے ہیں؟



نیچے دیئے گئے فقرات مکمل کیجیے۔

- ۱- مسلمان سال میں _____ عیدیں مناتے ہیں۔
- ۲- عید کے خطبے کو _____ سے سننا چاہیے۔
- ۳- عید الاضحیٰ کو _____ بھی کہتے ہیں۔
- ۴- مسلمان عید الفطر کے موقع پر _____ ادا کرتے ہیں۔
- ۵- عید الاضحیٰ کے موقع پر غریبوں اور مسکینوں میں _____ تقسیم کیا جاتا ہے۔

درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

- ۱- عید الفطر _____ کو منائی جاتی ہے۔

الف	یکم رمضان	ب	یکم شوال
ج	یکم شعبان	د	یکم ذی القعدہ
- ۲- عید الاضحیٰ کے موقع پر مسلمان _____ کرتے ہیں۔

الف	جانوروں کی قربانی	ب	پرندوں کی قربانی
ج	فطرانہ کی ادائیگی	د	کتابوں کی تقسیم
- ۳- عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنا _____ کی سنت ہے۔

الف	حضرت موسیٰ علیہ السلام	ب	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
ج	حضرت داؤد علیہ السلام	د	حضرت ابراہیم علیہ السلام
- ۴- عید کی نماز میں _____ رکعات باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔

الف	دو	ب	تین
ج	چار	د	پانچ
- ۵- عیدین کے ذریعے مسلمان _____ سے اپنا تعلق مضبوط کرتے ہیں۔

الف	اللہ تعالیٰ	ب	انبیائے کرام علیہم السلام
ج	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	د	اولیائے کرام رضی اللہ عنہم

عملی سرگرمیاں:

- ۱- آپ عید الفطر کے موقع پر اپنا دن کیسے گزارتے ہیں؟ پیرا گراف کی شکل میں لکھیں۔
- ۲- اپنے استاد محترم کی زیر نگرانی عیدین کے اثرات اور مصروفیات کے بارے میں مباحثہ کریں۔



- ۱- ہر طالب علم سے کہیں کہ سبق کے بارے میں جو کچھ اسے سمجھ آیا ہے اُسے بیان کریں یا تحریر کرے۔
- ۲- طلبہ کو عیدین، نماز عیدین کی اہمیت و افادیت اور عیدین کے فوائد سے تفصیلاً آگاہ کریں۔
- ۳- طلبہ کے درمیان ایک مباحثہ کرائیں جس سے عید الاضحیٰ کی قربانی کی اہمیت اور فلسفہ واضح ہو نیز عیدین کی بدولت حاصل ہونے والے معاشرتی فوائد واضح ہو جائیں۔



۳۔ روزہ __ اہمیت، فضیلت و فوائد

حاصلاتیعلم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

۱۔ روزے کا مفہوم اور اس کی اہمیت و فضیلت جان سکیں۔ ۲۔ روزے کے اصل مقصد اور فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔ ۳۔ رمضان المبارک میں عبادت کرنے کی ترغیب حاصل کر سکیں۔

روزہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ دین اسلام کی رو سے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشات سے رک جانے کو ”روزہ“ کہتے ہیں۔ روزہ ہر عاقل، بالغ اور مقیم پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پر ہمیزگار بن جاؤ۔“ (سورۃ البقرہ: 183)

روزہ کی اہمیت:

جاننے کی بات __!

پس تم میں سے کوئی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے۔
(سورۃ البقرہ: 185)

روزہ ایک اہم بدنی عبادت ہے۔ اس کی اہمیت اس لحاظ سے بڑھ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام سے پہلے دیگر مذاہب میں بھی فرض کیا تھا۔ روزے کی وجہ سے انسانی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔ روزہ رکھ کر مسلمان سارا دن بھوک پیاس برداشت کرتا ہے اس طرح اس کے دل میں معاشرے کے غریب افراد کی

تکالیف اور مصائب کا احساس پیدا ہوتا ہے اور وہ ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ روزے کی وجہ سے انسان بہت سی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کی صحت اچھی ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ دار کے لیے بہت زیادہ اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا اجر دوں گا۔“ نبی کریم ﷺ کا ایک اور فرمان مبارک ہے کہ ”جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔“ ان میں سے ایک دروازے کا نام ’ریان‘ ہے جو صرف روزہ داروں کے لیے مخصوص ہے۔“ (صحیح بخاری: 1797)

روزے کے فوائد:

مزید جانئے __!

رمضان المبارک میں مسلمان رات کو قیام کرتے اور تراویح میں قرآن مجید سنتے ہیں۔

روزہ اپنے اندر بہت سے فوائد رکھتا ہے۔ اس کے چند ایک فوائد درج ذیل ہیں:

۱۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کے دل میں تقویٰ و پرہیزگاری پیدا کرتی ہے۔

۲۔ روزہ برائیوں اور گناہوں سے بچنے کے لیے ڈھال ہے۔

۳۔ روزہ رکھ کر انسان سارا دن بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ اس طرح اس کے دل میں غریب لوگوں کی بھوک اور پیاس کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ روزہ گناہوں کی معافی کا بھی سبب بنتا ہے۔

۵۔ روزے کے باعث انسان صحت مند ہو جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو بہت سی بیماریوں سے بچا لیتا ہے۔

رمضان المبارک کے فضائل:

رمضان کا مہینہ بہت عظمت اور برکت والا ہے۔ اس کی عظمت کے لیے یہی کافی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ رمضان کے مہینے میں قرآن مجید کی تلاوت اور اس کی راتوں میں تراویح میں قرآن مجید پڑھنا اور سننا بے حد اجر و ثواب والا عمل ہے۔ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ مومنوں کا



رزق بڑھا دیتے ہیں۔ اس بابرکت مہینے کے آخری عشرے میں عظمت والی ایک ایسی رات ہے جسے ”لیلة القدر“ کہتے ہیں۔ اس رات میں کی جانے والی عبادت کا اجر ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اہم معلومات ___!

- تمام مسلمان سحری کا وقت ختم ہوتے ہی کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں اور سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کر لیتے ہیں۔
- نبی کریم ﷺ نے رمضان کو ہمدردی اور غم گساری کا مہینہ قرار دیا ہے۔

ترجمہ: ”بے شک ہم نے اسے (قرآن مجید) لیلة القدر میں نازل کیا اور تمہیں کیا معلوم لیلة القدر کیا ہے؟ لیلة القدر ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اس رات فرشتے اور روح الامین (حضرت جبرائیل علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے حکم سے اترتے ہیں۔ یہ رات طلوع فجر تک سلامتی کا باعث ہے۔“ (سورۃ القدر: ۱-۵)

پس ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک کے مہینے میں رمضان کے روزے ذوق و شوق سے رکھیں اور زیادہ سے زیادہ عبادت کریں۔ قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور بُرے کاموں سے خود کو بچائیں۔



■ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

سوال ۱: روزہ سے کیا مراد ہے؟

سوال ۲: روزے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا ارشاد پاک ہے؟

سوال ۳: روزے کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک لکھیں۔

سوال ۴: روزے رکھنے سے انسان کی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

سوال ۵: روزے رکھنے کے کوئی سے دو فوائد لکھیں۔



■ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

سوال ۱: رمضان المبارک کے فضائل بیان کریں۔

سوال ۲: لیلۃ القدر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

■ نیچے دیئے گئے فقرات مکمل کیجیے۔

- ۱۔ روزہ _____ کا ایک اہم رکن ہے۔
- ۲۔ روزہ ہر _____، بالغ اور مقیم پر فرض ہے۔
- ۳۔ روزے کی وجہ سے انسان بہت سی _____ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔
- ۴۔ روزہ گناہوں کی _____ کا بھی سبب بنتا ہے۔
- ۵۔ بے شک ہم نے اسے (قرآن مجید) میں نازل کیا۔

■ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱۔ روزہ رکھ کر روزہ دار کو _____ کی تکالیف کا احساس ہوتا ہے۔

الف امیر لوگوں ب دوستوں ج غریبوں د حکمرانوں

۲۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کا دروازہ ’ریان‘ کس کے لیے مخصوص کیا ہے؟

الف روزہ داروں کے لیے ب نمازیوں کے لیے ج حاجیوں کے لیے د عالموں کے لیے



۳۔ فرمانِ نبوی ﷺ کے مطابق اللہ تعالیٰ _____ کا اجر خود دے گا۔

الف حج ب زکوٰۃ ج روزے د نماز

۴۔ لیلة القدر کس مہینے کے آخری عشرے میں آتی ہے؟

الف رجب ب شعبان ج رمضان د شوال

۵۔ لیلة القدر میں کی جانے والی عبادت _____ سے افضل ہے۔

الف ہزار مہینوں ب آٹھ سو مہینوں ج پانچ سو مہینوں د تین سو مہینوں

عملی سرگرمیاں:

- روزے کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے دو ارشادات مبارک ایک چارٹ پر لکھیں اور سے اپنے کمرہ جماعت میں لگائیں۔
- رمضان المبارک میں کی جانے والی عبادات اور دعاؤں کی ایک فہرست بنائیں۔



- ۱۔ طلبہ کو روزے کے مفہوم، اہمیت، فضیلت، اصل مقاصد اور فوائد کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔
- ۲۔ طلبہ کے درمیان ایک مباحثہ کرائیں جس سے روزے کا مفہوم، اس کی اہمیت و فضیلت، روزے کا مقصد اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد واضح ہو جائیں۔



(الف): مواخات سے غزوہ خندق تک

۱۔ مواخاتِ مدینہ

حاصلاتِ تعلیم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ۱۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے چند پہلوؤں سے آگاہ ہو سکیں۔ ۲۔ طلبہ پراخوت اور بھائی چارہ کا تصور واضح ہو سکے۔ ۳۔ مواخاتِ مدینہ کی اہمیت کو جان سکیں۔
۴۔ مہاجرین اور انصار کے بارے میں جان سکیں۔ ۵۔ جان سکیں کہ معاشرے میں مواخات اور بھائی چارہ سے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

مواخات کے معنی ”بھائی چارے“ کے ہیں۔ مواخات سے مراد بھائی چارے کا ایسا رشتہ ہے جو حضرت محمد ﷺ نے ہجرتِ مدینہ کے بعد مکہ مکرمہ کے مہاجرین اور مدینہ منورہ کے انصار کے درمیان قائم کیا تھا۔ یہ انسانی تاریخ کا ایسا انوکھا بھائی چارہ تھا جس کی وجہ سے مہاجرین اور انصار سے تعلق رکھنے والے لوگ آپس میں سگے بھائیوں کی طرح بن گئے۔

جاننے کی بات!

بیشرب ”مدینہ“ کا پرانا نام تھا۔

نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں دینِ اسلام کی دعوت کا آغاز کیا تو مکہ والے آپ ﷺ کے شدید مخالف ہو گئے ان کے مظالم کی وجہ سے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سخت مشکلات کا شکار ہو گئے۔ جب ان کے مظالم حد سے بڑھ گئے تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو بیشرب ہجرت کرنے کی اجازت دی۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانے لگے۔ جب آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہجرت کا حکم ملا تو آپ ﷺ بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مدینہ ہجرت کر گئے۔ جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو وہ خالی ہاتھ تھے۔ ان کا سب کچھ قریش مکہ نے چھین لیا تھا۔ وہ بے سر و سامان تھے۔ نبی کریم ﷺ نے مہاجرین کے اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ایک اہم قدم اٹھایا۔

نبی کریم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مکان پر اکٹھا کیا۔ یہ تعداد میں نوے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”تم لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو۔“ یوں یہ لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد کے ساتھی قرار پائے۔ مواخات کے مطابق مکہ کے مسلمان ”مہاجر“ اور مدینہ کے مسلمان ”انصار“ کہلائے۔ انسانی تاریخ قیامت تک اس جیسی مثال نہیں پیش کر سکتی۔ مدینہ کے انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کی۔ وہ اپنے مہاجر بھائیوں کو اپنے اپنے گھر لے گئے اور انہیں کہا کہ آدھا سامان وہ لے لیں۔ مہاجرین اپنے انصاری بھائیوں پر بوجھ نہ بنے اور صرف اپنی ضرورت کے مطابق مدد لی۔

انصارِ مدینہ کاشت کاری کیا کرتے تھے جب کہ مہاجرین کا پیشہ تجارت تھا۔ ان دونوں گروہوں کے میل جول سے مدینہ منورہ کے معاشرے میں استحکام آیا، وہاں امن قائم ہوا اور خوشحالی آئی۔ انصارِ مدینہ کے ایثار سے مکہ مکرمہ کے مہاجرین کو حوصلہ ملا اور وہ امن و سکون سے رہنے لگے۔ ان دونوں کے گھل مل جانے سے زراعت کو بھی فروغ ملا اور تجارت میں بھی ترقی ہوئی۔ ان دونوں گروہوں نے مل کر اسلام کی اشاعت کے لیے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کیا جس کے نتیجے میں دوسرے لوگ بھی مسلمان ہونے لگے۔



مزید جانئے!_

اتفاق و اتحاد بہت بڑی نعمت ہے۔
اس سے دنیا میں عزت اور سر بلندی
ملتی ہے اور آخرت میں کامیابی
نصیب ہوتی ہے۔

مواخاتِ مدینہ میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ جب مسلمان کسی تکلیف میں مبتلا ہوں تو مال دار مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ کشادہ دلی سے اُن کی مالی مدد کریں، آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہیں تاکہ دوسری قوموں کو مسلمانوں پر غالب آنے کا موقع نہ ملے۔

مشق

■ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

سوال ۱: ہجرتِ مدینہ کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

سوال ۲: مسلمان جب ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو ان کی کیا حالت تھی؟

سوال ۳: نبی کریم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم کرتے وقت کیا فرمایا؟

سوال ۴: نبی کریم ﷺ نے انصار اور مہاجرین کو کس کے مکان پر اکٹھا کیا؟

■ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

سوال ۱: مہاجرین اور انصار کے میل جول کے کیا فوائد نکلے؟

سوال ۲: مواخاتِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟



■ نیچے دیئے گئے فقرات مکمل کیجیے۔

- ۱۔ مدینہ کا پرانا نام _____ تھا۔
- ۲۔ نبی کریم ﷺ نے انصار و مہاجرین کے درمیان بے مثال _____ قائم کیا۔
- ۳۔ جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو وہ _____ تھے۔
- ۴۔ مہاجرین اپنے _____ بھائیوں پر بوجھ نہ بنے۔
- ۵۔ انصار مدینہ کے ایثار سے _____ کے مہاجرین کو حوصلہ ملا۔

■ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

- ۱۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت _____ کے ہمراہ فرمائی۔

الف	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ب	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ج	حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	د	حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ۲۔ مواخات کے وقت مہاجرین اور انصار کی تعداد کتنی تھی؟

الف	ستر	ب	اسی
ج	نوّے	د	سو
- ۳۔ مہاجرین اور انصار کے گھل مل جانے سے _____ کو فروغ ملا۔

الف	محنت مزدوری	ب	ماہی گیری
ج	زراعت	د	ملازمت
- ۴۔ ہجرت مدینہ کے وقت قریش مکہ نے _____ کا سب کچھ چھین لیا۔

الف	انصار	ب	یہودیوں
ج	اہل مدینہ	د	مسلمانوں
- ۵۔ مہاجرین کا پیشہ _____ تھا۔

الف	کھیتی باڑی	ب	تجارت
ج	باغبانی	د	ماہی گیری

عملی سرگرمی:

- طلبہ کو بھائی چارے کا تصور واضح کرتے ہوئے اُن کے درمیان ایک مذاکرہ منعقد کیا جائے جس میں طلبہ اس بارے میں اپنے چند واقعات سنائیں۔



- ۱۔ طلبہ کو مواخات مدینہ کی اہمیت کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کریں۔
- ۲۔ طلبہ کو سیرت نبوی ﷺ کے چند پہلوؤں سے آگاہ کریں۔ نیز انہیں اخوت و بھائی چارے کے تصور و معاشرے پر پڑنے والے اثرات آسان پیرائے میں سمجھائیں۔
- ۳۔ طلبہ کو مہاجرین و انصار کے بارے میں بتائیں۔ نیز انہیں مواخات مدینہ اور اس کی اہمیت کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کریں۔

۲۔ مسجد نبوی ﷺ

حاصلاتِ تعلیم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ۱۔ مسجد نبوی ﷺ سے متعارف ہو سکیں۔ ۲۔ مسجد نبوی ﷺ کی تاریخی علمی اہمیت کو جان سکیں۔ ۳۔ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر اور تاریخی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔

جب حضور اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے تو مدینہ منورہ کے مسلمانوں نے آپ ﷺ کا پر جوش استقبال کیا۔ مدینہ منورہ کے مسلمان آپ ﷺ کے آنے سے بے حد خوش تھے۔ ہر کوئی چاہتا تھا کہ آپ ﷺ اس کے گھر میں قیام فرمائیں۔ آپ ﷺ کا گزر انصار کے جس مکان یا محلے سے ہوتا وہاں کے

جاننے کی بات!۔

جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صفحہ کے چبوترے پر دین کی باتیں سیکھتے تھے، انہیں ”صحابہ صفحہ رضی اللہ عنہم“ کہتے ہیں۔

لوگ آپ ﷺ کی اونٹنی کی نکیل تھام لیتے اور عرض کرتے ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہمارے ہاں قیام فرما کر ہمیں میزبانی کا شرف بخشیں۔“ آپ ﷺ ان سے فرماتے ”اونٹنی کی راہ چھوڑ دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہے۔“ چنانچہ اونٹنی مسلسل چلتی رہی اور بنونجار کے محلے میں جا کر بیٹھ گئی۔ یہ آپ ﷺ کے نخصیال کا محلہ تھا۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر بالکل سامنے تھا۔ وہ آپ ﷺ کو اپنے گھر لے آئے۔ جس جگہ اونٹنی بیٹھی، وہ

جگہ آپ ﷺ کو بہت پسند آئی۔ آپ ﷺ نے اس جگہ کو مسجد کے لیے منتخب کیا۔ یہ جگہ دو یتیم بچوں حضرت سہیل اور حضرت سہیل رضی اللہ عنہم کی تھی۔ ان دونوں بچوں نے زمین کی قیمت لینے سے انکار کر دیا اور کہا ”ہم اس زمین کے بدلے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کے خواہش مند ہیں۔“



مسجد کی تعمیر کا آغاز یکم ربیع الاول ایک ہجری میں ہوا۔ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر مسجد کی تعمیر میں شریک ہوئے۔ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں سے گارا اور مٹی اٹھاتے اور اینٹیں لگاتے تھے۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے فرمایا ”اے اللہ تعالیٰ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے۔ پس تو انصار و مہاجرین کو بخش دے۔“

نبی کریم ﷺ نے مسجد کے شمال مشرقی جانب غریب اور نادار مسلمانوں کے قیام اور تعلیم کے لیے ایک چبوترہ بنوایا۔ یہ چبوترہ ”صفحہ“ کے نام سے مشہور ہوا۔ یہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر وقت آپ ﷺ کی خدمت میں مامور رہتے اور آپ ﷺ سے دین کی باتیں سیکھتے۔



مسجد نبوی ﷺ کی معاشرتی حیثیت:

مزید جانئے! مسجد نبوی ﷺ مہاجرین اور انصار کی دوستی اور اسلام کی عظمت کا نشان ہے۔

نبی کریم ﷺ کے دور میں مسجد نبوی ﷺ میں مختلف کام سرانجام دیئے جاتے تھے۔ یہ مسلمانوں کی عبادت گاہ بھی تھی اور یہاں مسلمانوں کو دین اسلام کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ اُن کی تعلیم و تربیت کا اہتمام بھی مسجد نبوی ﷺ میں ہوتا تھا۔ آپ ﷺ یہاں سے جنگی لشکر روانہ کرتے تھے۔ جب دوسرے ملکوں اور قبیلوں سے لوگ مدینہ منورہ آتے تو آپ ﷺ اُن کو مسجد نبوی ﷺ میں ٹھہراتے اور اُن سے گفتگو کرتے تھے۔ آپ ﷺ اہم معاملات پر مسجد نبوی ﷺ میں ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ اس مسجد سے آپ ﷺ اسلام کی نشر و اشاعت کے لیے وفود اور جماعتوں کو روانہ کرتے تھے۔

مسجد نبوی ﷺ کی فضیلت:

مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھنا بہت فضیلت والا عمل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ کی فضیلت اس طرح بیان فرمائی! میری مسجد میں ایک نماز مسجد الحرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے (سنن ابن ماجہ 1408)

مسجد نبوی ﷺ کی تاریخی و علمی اہمیت:

رسول اکرم ﷺ کے وصال کے بعد خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اپنے دورِ خلافت میں مسجد نبوی ﷺ کو وسعت دی۔ اس کے بعد مختلف زمانوں میں مسلمان حکمران اس میں توسیع کرتے رہے۔ مسجد نبوی ﷺ مسلمانوں کی پہلی درس گاہ تھی جہاں نبی کریم ﷺ مسلمانوں کو اسلام کی تعلیمات سکھاتے تھے۔ دورِ حاضر میں مسجد نبوی ﷺ میں ایک وسیع لائبریری موجود ہے جس میں تقریباً ہر موضوع سے متعلق کتاب موجود ہے۔ اس طرح یہ مسجد دنیا بھر کے مسلمانوں کا علم سے رشتہ قائم کرنے کا ایک اہم سبب ہے۔

مشق

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

سوال ۱: لوگ نبی کریم ﷺ کی مدینہ آمد پر کس بات کے خواہش مند تھے؟

سوال ۲: مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کے لیے منتخب کی جانے والی جگہ کن کی ملکیت تھی؟

سوال ۳: نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر میں کس طرح حصہ لیا؟



سوال ۴: ”صفہ“ کسے کہتے ہیں؟

■ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

سوال ۱: مسجد نبوی ﷺ کی فضیلت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سوال ۲: مسجد نبوی ﷺ کی تاریخی اور علمی اہمیت بیان کریں۔

■ نیچے دیئے گئے فقرات مکمل کیجیے۔

۱- ہر کوئی چاہتا تھا کہ نبی کریم ﷺ اس کے _____ میں قیام فرمائیں۔

۲- اے اللہ! زندگی تو بس _____ کی ہے۔

۳- جس جگہ آپ ﷺ کی _____ بیٹھی، وہ جگہ آپ ﷺ کو بہت پسند آئی۔

۴- نبی کریم ﷺ مسجد نبوی ﷺ سے _____ روانہ کرتے تھے۔

۵- مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھنا بہت _____ والا عمل ہے۔

■ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱- نبی کریم ﷺ دوسرے ملکوں اور قبیلوں کے لوگوں سے گفتگو کہاں فرماتے تھے؟

الف مسجد نبوی ﷺ میں ب خانہ کعبہ میں ج میدان بدر میں د اپنے گھر میں



۲۔ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کا آغاز کب ہوا؟

الف یکم ربیع الاول یکم ہجری کو ب یکم ربیع الثانی یکم ہجری کو ج یکم ربیع الاول دس ہجری کو د یکم جمادی الثانی یکم ہجری کو

۳۔ نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ کے ساتھ صفد نامی چبوترہ _____ کے لیے بنایا۔

الف مال دار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ب غریب مسلمانوں ج قریش مکہ د یہودیوں

۴۔ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اہم معاملات میں مشاورت کہاں کرتے تھے؟

الف میدان بدر میں ب صفا کی پہاڑی پر ج احد کے پہاڑ پر د مسجد نبوی ﷺ میں

۵۔ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کس محلے میں جا کر بیٹھ گئی؟

الف بنو بکر کے ب بنو نجار کے ج بنو نضیر کے د بنو قریظہ کے

عملی سرگرمیاں:

- مسجد نبوی ﷺ کی تصویر کسی اخبار یا رسالے سے کاٹ کر اپنی کاپی میں چسپاں کریں۔
- سمعی و بصری معاونات کی مدد سے مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر و توسیع کے بارے میں جانیں اور اہم معلومات اپنی کاپی میں لکھیں۔



- ۱۔ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر و توسیع کے حوالے سے طلبہ کو کوئی ڈاکیومنٹری دکھائیں۔
- ۲۔ طلبہ کو مسجد نبوی ﷺ کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کریں، نیز انہیں مسجد نبوی ﷺ کی تاریخی و علمی اہمیت سے آگاہ کریں۔



۳۔ میثاقِ مدینہ

حاصلاتیعلم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ۱۔ میثاقِ مدینہ سے متعارف ہو سکیں۔
- ۲۔ میثاقِ مدینہ کی چند شرائط اور پس منظر سے واقف ہو سکیں۔
- ۳۔ میثاقِ مدینہ کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کو جان سکیں۔

میثاقِ مدینہ کا پس منظر:

نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد چند اہم اقدامات کیے۔ ان اقدامات کا مقصد مدینہ منورہ میں اسلامی معاشرے کا قیام تھا۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے مکہ مکرمہ کے مہاجرین اور مدینہ منورہ کے انصار کو بھائی بھائی کے رشتہ میں جوڑا۔ اس مواخات کے نتیجے میں مسلمانوں کو بہت سے فوائد ملے۔ مدینہ منورہ میں دو قبائل آباد تھے۔ ایک قبیلہ کا نام ”اوس“ تھا جب کہ دوسرے قبیلہ کا نام ”خزرج“ تھا۔ ان کے علاوہ یہود کے تین بڑے قبیلے آباد تھے۔ یہ قبائل بنو قریظہ، بنو نضیر اور بنو قینقاع تھے۔ یہ تینوں قبائل مالی اعتبار سے خاصے مضبوط اور مستحکم تھے اور سیاسی اعتبار سے بھی اثر و رسوخ کے مالک تھے۔ ان کے برعکس قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج بہت کمزور تھے۔ انہیں یہود ایک دوسرے سے لڑایا کرتے تھے۔ اس وجہ سے یہ قبائل یہودیوں کے مقروض اور محتاج بن گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ آنے کے بعد یہود مدینہ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا۔ اسلامی تاریخ میں اس معاہدے کو ”میثاقِ مدینہ“ کہتے ہیں۔ یہ بے مثال معاہدہ رواداری، امن و سلامتی اور آزادی کی بہترین مثال ثابت ہوا۔ اس معاہدے نے مدینہ منورہ کی اولین ریاست پر ان مٹ ل نقوش ثبت کیے اور ایسا معاشرہ تشکیل دیا جس میں ہر ایک کو مذہبی آزادی اور انصاف حاصل تھا۔

جاننے کی بات!_

میثاقِ مدینہ کے وقت مدینے کے سب سے قریب ترین پڑوسی یہود تھے۔

میثاقِ مدینہ کی شرائط:

میثاقِ مدینہ کی چند اہم شرائط درج ذیل ہیں:

- ۱۔ مدینہ منورہ کے تمام قبائل امن و امان سے رہیں گے اور امن کے قیام کے لیے ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔
- ۲۔ مدینہ منورہ کے باہر سے آنے والے حملہ آوروں کا مسلمان اور یہودی مل کر مقابلہ کریں گے۔
- ۳۔ کوئی فریق بھی قریش مکہ کو پناہ نہیں دے گا۔
- ۴۔ مظلوم کی مدد کی جائے گی اور ظالم کی حمایت کسی بھی صورت میں نہیں کی جائے گی۔
- ۵۔ جھگڑے کی صورت میں فیصلے کا حق صرف رسول اکرم ﷺ کو حاصل ہوگا اور آپ ﷺ کے فیصلے کو دونوں فریق تسلیم کریں گے۔
- ۶۔ جنگ کی صورت میں دونوں فریق مل کر اخراجات برداشت کریں گے۔

میثاقِ مدینہ کی اہمیت اور اثرات:

مزید جانئے!_

میثاقِ مدینہ کے ذریعے نبی کریم ﷺ کا مقصود یہ تھا کہ ساری انسانیت امن و سلامتی کی برکتوں سے بہرہ ور ہو۔

میثاقِ مدینہ کی اہمیت اس طرح بڑھ جاتی ہے کہ یہ ایک سیاسی اور معاشرتی دستور تھا اور یہی دستور اسلامی ریاست کے قیام کا سبب بھی بنا۔ اس معاہدے کے نتیجے میں رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی ریاست کے سربراہ بن گئے۔

آپ ﷺ کا یہ اقدام بے حد لائق تحسین ہے کہ آپ ﷺ نے مختلف قبائل اور مذاہب کے لوگوں کو ایک ہی مرکزی نقطہ پر جمع کیا۔ اس معاہدے کی بدولت مدینہ منورہ حرم بن گیا اور ہر طرح کے فتنہ و فساد سے محفوظ ہو گیا۔ اکثر تاریخ دان اس معاہدے کو رسول اکرم ﷺ کی بہت بڑی کامیابی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے اس معاہدے کے ذریعے یہود مدینہ کی حمایت حاصل کر لی تھی اور مدینہ منورہ کا دفاع مضبوط اور مستحکم ہو گیا تھا۔ میثاقِ مدینہ کو انسانی



تاریخ میں مذہبی رواداری کی نہایت اعلیٰ اور عظیم مثال کہا جاسکتا ہے کیونکہ اس معاہدے کی رو سے دیگر اقوام کے مذہبی، معاشرتی اور سیاسی حقوق کو تسلیم کیا گیا۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ آج دنیا میں پائیدار امن کے قیام کے لیے میثاقِ مدینہ مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

مشق

■ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

سوال ۱: میثاقِ مدینہ کن کے درمیان ہوا؟

سوال ۲: میثاقِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟

سوال ۳: مدینہ میں یہود کے کون سے قبائل آباد تھے؟

سوال ۴: دنیا میں امن قائم کرنے کے لیے میثاقِ مدینہ کی کیا حیثیت ہے؟

سوال ۵: میثاقِ مدینہ میں اقوام کے کون سے حقوق کو تسلیم کیا گیا؟

■ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

سوال ۱: میثاقِ مدینہ کی کوئی سی پانچ شرائط لکھیں۔

سوال ۲: میثاقِ مدینہ کی اہمیت اور اثرات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟



■ نیچے دیئے گئے فقرات مکمل کیجیے۔

- ۱۔ مدینہ منورہ میں _____ قبائل آباد تھے۔
- ۲۔ یہود کے برعکس قبیلہ _____ اور قبیلہ خزرج بہت کمزور تھے۔
- ۳۔ مدینہ منورہ کے تمام قبائل _____ سے رہیں گے۔
- ۴۔ _____ کی حمایت کسی بھی صورت میں نہیں کی جائے گی۔
- ۵۔ جنگ کی صورت میں دونوں فریق مل کر _____ برداشت کریں گے۔

■ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

- ۱۔ مدینہ منورہ میں یہود کے کتنے قبیلے آباد تھے؟
الف دو ب تین ج چار د پانچ
- ۲۔ قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج کو _____ لڑایا کرتے تھے۔
الف قریش مکہ ب عیسائی قبائل ج یہود قبائل د مجوسی
- ۳۔ میثاق مدینہ کی رو سے طے پایا کہ کوئی بھی فریق _____ کو پناہ نہیں دے گا۔
الف بنو قریظہ ب بنو بکر ج قریش مکہ د بنو نضیر
- ۴۔ میثاق مدینہ کے ذریعے _____ کا دفاع مضبوط ہو گیا۔
الف مکہ ب عرب ج طائف د مدینہ
- ۵۔ میثاق مدینہ کی رو سے _____ حرم بن گیا۔
الف طائف ب جدہ ج تبوک د مدینہ

عملی سرگرمی:

میثاق مدینہ دورِ حاضر میں کس طرح ہمارے لیے سود مند ہو سکتا ہے؟ اپنے استاد محترم کی موجودگی میں اس پر تبادلہ خیال کریں۔



- ۱۔ طلبہ کو میثاق مدینہ سے متعارف کرائیں نیز انہیں میثاق مدینہ کے پس منظر سے آگاہ کریں۔
- ۲۔ طلبہ کو میثاق مدینہ کی چند شرائط اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کے بارے میں بتائیں۔



۴- غزوہ بدر

حاصلاتِ تعلیم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ۱- غزوہ بدر اور اس کے اسباب سے آگاہ ہو سکیں۔ ۲- حضور ﷺ کی جنگی حکمتِ عملی سے آگاہ ہو سکیں۔ ۳- غزوہ بدر کے نتائج کے بارے میں جان سکیں۔

غزوہ سے مراد ”ایسی جنگ ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے بذاتِ خود شرکت فرمائی ہو۔“ غزوہ بدر کفر و اسلام کے مابین پہلی جنگ تھی جو 17 رمضان المبارک 2 ہجری کو بدر کے مقام پر لڑی گئی۔ یہ جنگ چونکہ مدینہ منورہ سے تقریباً 125 کلومیٹر کے فاصلے پر بدر کے مقام پر ہوئی، اس لیے اس جنگ کو ”غزوہ بدر“ کہتے ہیں۔ غزوہ بدر کے دو اہم اسباب درج ذیل ہیں:

جاننے کی بات!

غزوہ بدر میں کفار کے لشکر میں ایک سو گھوڑے، چھ سو زریں اور سینکڑوں اونٹ تھے جب کہ مسلمانوں کے لشکر میں دو گھوڑے، ستر اونٹ اور چھ تلواریں تھیں۔

- ۱- کفار مکہ کی اسلام دشمنی غزوہ بدر کا سب سے بڑا سبب تھا۔ مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تو وہ پر امن زندگی بسر کرنے لگے۔ یہ بات قریش مکہ پسند نہ آئی۔
- ۲- غزوہ بدر کا ایک اہم سبب یہ بھی تھا کہ کفار مکہ کا تجارتی قافلہ ملک شام سے مکہ واپس آ رہا تھا۔ قریش یہ بات طے کر چکے تھے کہ اس قافلے سے حاصل ہونے والا منافع مسلمانوں کے خلاف جنگی مقاصد کے لیے استعمال کریں گے۔ مسلمان اس قافلے کو روکنا چاہتے تھے۔

قریش مکہ کے سردار ابوسفیان نے مکہ والوں کو پیغام پہنچایا کہ مسلمان اُن کے قافلے کو روک سکتے ہیں۔ اس کا پیغام مکہ پہنچا تو قریش مکہ نے جنگ کی تیاری شروع کر دی اور ایک ہزار کا جنگی لشکر تیار کیا۔ یہ لشکر مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ اس لشکر کی قیادت ابو جہل کر رہا تھا۔ کافروں کا لشکر بڑھتے ہوئے بدر کے مقام پر پہنچ گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو کفار کے لشکر کے بارے میں علم ہوا تو آپ ﷺ اُن کا مقابلہ کرنے کے لیے 313 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر بدر کے مقام پر پہنچ گئے۔

اہم معلومات!

اور اللہ نے جنگ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی جب کہ تم بے سروسامان تھے۔ (سورۃ آل عمران: 123)

دونوں لشکر بدر کے مقام پر آمنے سامنے آئے۔ کافروں کے تین سردار میدان میں نکلے لیکن مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے۔ اس کے بعد عام جنگ شروع ہو گئی۔ مسلمانوں نے بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔ وہ قوتِ ایمانی سے سرشار تھے۔ جنگ میں کفار مکہ کو بہت بری شکست ہوئی۔ ان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ ان سرداروں میں ابو جہل بھی شامل تھا جو دو نو عمر صحابہ حضرت معوذ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس جنگ میں کفار مکہ کے ستر افراد قتل ہوئے جب کہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے شہادت پائی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس جنگ میں مسلمانوں کو شاندار کامیابی سے نوازا۔

یہ حق و باطل کا پہلا معرکہ تھا جس میں حق کو کامیابی ملی اور باطل ناکام ہو گیا۔ کفار مکہ کا غرور خاک میں مل گیا۔ اس جنگ کے بعد دیگر قبائل میں بھی قبولِ اسلام کی تڑپ پیدا ہوئی اور اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔ غزوہ بدر سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جو لوگ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کو سر بلند رکھنے کے لیے کام کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ضرور فتح سے ہمکنار کرتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم دین کا کام اخلاص کے ساتھ کریں اور دین کی سر بلندی کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار رہیں۔



مشق

■ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

سوال ۱: غزوہ سے کیا مراد ہے؟

سوال ۲: غزوہ بدر میں کفار مکہ کے جنگی لشکر میں کتنے افراد شامل تھے؟

سوال ۳: غزوہ بدر ہونے سے پہلے قریش مکہ کے سردار ابوسفیان نے مکہ والوں کو کیا پیغام پہنچایا؟

سوال ۴: غزوہ بدر میں کفار مکہ کے لشکر کی قیادت کون کر رہا تھا؟

سوال ۵: غزوہ بدر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

■ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

سوال ۱: غزوہ بدر کے اسباب بیان کریں۔

سوال ۲: غزوہ بدر کے نتائج لکھیں۔



نیچے دیئے گئے فقرات مکمل کیجیے۔

- ۱۔ کفار مکہ کی _____ غزوہ بدر کا سب سے بڑا سبب تھا۔
- ۲۔ غزوہ بدر میں کافروں کے تین سردار _____ کے ہاتھوں مارے گئے۔
- ۳۔ غزوہ بدر میں کفار مکہ _____ افراد قتل ہوئے۔
- ۴۔ ابو جہل کو دو نوح عمر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قتل کیا۔
- ۵۔ غزوہ بدر نے کفار کا _____ خاک میں ملا دیا۔

درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

- ۱۔ غزوہ بدر _____ میں لڑا گیا۔

الف	دو ہجری	ب	تین ہجری	ج	چار ہجری	د	پانچ ہجری
-----	---------	---	----------	---	----------	---	-----------
- ۲۔ غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی قیادت _____ نے کی۔

الف	حضرت عمر فاروق <small>رضی اللہ تعالیٰ عنہ</small>	ب	حضرت علی المرتضیٰ <small>رضی اللہ تعالیٰ عنہ</small>	ج	رسول اللہ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>	د	حضرت ابو بکر صدیق <small>رضی اللہ تعالیٰ عنہ</small>
-----	---	---	--	---	---	---	--
- ۳۔ غزوہ بدر میں کفار مکہ کے جنگی لشکر کی قیادت _____ نے کی۔

الف	ابوسفیان	ب	عتبہ	ج	ابو جہل	د	ولید
-----	----------	---	------	---	---------	---	------
- ۴۔ ابوسفیان کا تجارتی قافلہ مکہ کس ملک سے واپس آ رہا تھا؟

الف	یمن سے	ب	عراق سے	ج	ایران سے	د	شام سے
-----	--------	---	---------	---	----------	---	--------
- ۵۔ کفار مکہ کے کتنے افراد غزوہ بدر میں مارے گئے؟

الف	پچاس	ب	ساتھ	ج	ستر	د	اسی
-----	------	---	------	---	-----	---	-----

عملی سرگرمیاں:

- اپنے استاد محترم کی راہنمائی میں غزوہ بدر کے موضوع پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کریں۔
- نقشے میں سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مشہور جگہوں کی نشاندہی کریں۔

برائے استاذ کرام

- ۱۔ طلبہ کو غزوہ بدر کا تعارف و اسباب اور جنگی حکمت عملی کے بارے میں آگاہ کریں۔
- ۲۔ طلبہ کو غزوہ بدر کے واقعات و نتائج سادہ اور آسان پیرائے میں سمجھائیں۔
- ۳۔ طلبہ کو نقشہ جات کی مدد سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مشہور جگہوں کی شناخت کروائیں۔

۵۔ غزوہ اُحد

حاصلاتیقلم (SLOs): یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ۱۔ غزوہ اُحد کے اسباب جان سکیں۔
- ۲۔ امیر کی اطاعت کی اہمیت جان سکیں۔
- ۳۔ غزوہ اُحد کے نتائج سے آگاہ ہو سکیں اور حاصل ہونے والے سبق سے اپنے زندگی میں استفادہ کر سکیں۔

غزوہ اُحد مسلمانوں اور کفار مکہ کے مابین لڑی جانے والی دوسری جنگ ہے۔ یہ جنگ 7 شوال 3 ہجری میں لڑی گئی۔ یہ جنگ چونکہ مدینہ منورہ سے 7 کلومیٹر کے فاصلے پر اُحد پہاڑ کے نزدیک لڑی گئی، اس لیے اسے ”غزوہ اُحد“ کہتے ہیں۔

جاننے کی بات!_

غزوہ اُحد کے لیے آنے والے کفار کے لشکر کی قیادت ابوسفیان نے کی۔

غزوہ اُحد کے اہم اسباب درج ذیل ہیں:

- ۱۔ غزوہ بدر میں کفار مکہ کو مسلمانوں سے بدترین شکست ہوئی۔ اس غزوہ میں ان کے بڑے بڑے سرداروں سمیت ستر افراد مارے گئے۔ اس لیے وہ مسلمانوں سے اپنے مقتولین کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔
- ۲۔ یہود قبائل مسلمانوں کے حلیف تھے لیکن ان کی ہمدردیاں کفار مکہ کے ساتھ تھیں۔ اس لیے انہوں نے کفار مکہ کو اُکسایا کہ وہ مسلمانوں سے اپنے مقتولین کا بدلہ لیں۔

۳۔ غزوہ بدر کی وجہ سے کفار مکہ کا غرور خاک میں مل گیا اس لیے وہ اپنے وقار کی بحالی کے لیے مسلمانوں سے جنگ کرنا چاہتے تھے۔

کفار مکہ نے مسلمانوں سے اپنی شکست کا بدلہ لینے کے لیے جنگ کی تیاری شروع کر دی اور تین ہزار افراد کا لشکر تیار کیا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے کفار مکہ کے روانہ ہونے کی اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہر کے اندر رہ کر کفار مکہ سے جنگ کرنا چاہتے تھے لیکن چند نوجوان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خواہش تھی کہ شہر سے باہر نکل کر ان کا مقابلہ کیا جائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہزار کا لشکر تیار کیا۔ راستے میں عبداللہ بن ابی اپنے تین سوساھیوں سمیت علیحدہ ہو گیا۔ اس طرح اسلامی لشکر کی تعداد سات سو رہ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک اہم پہاڑی درے پر پچاس تیر اندازوں کے ساتھ مقرر کیا اور انہیں درہ نہ چھوڑنے کی تلقین فرمائی۔

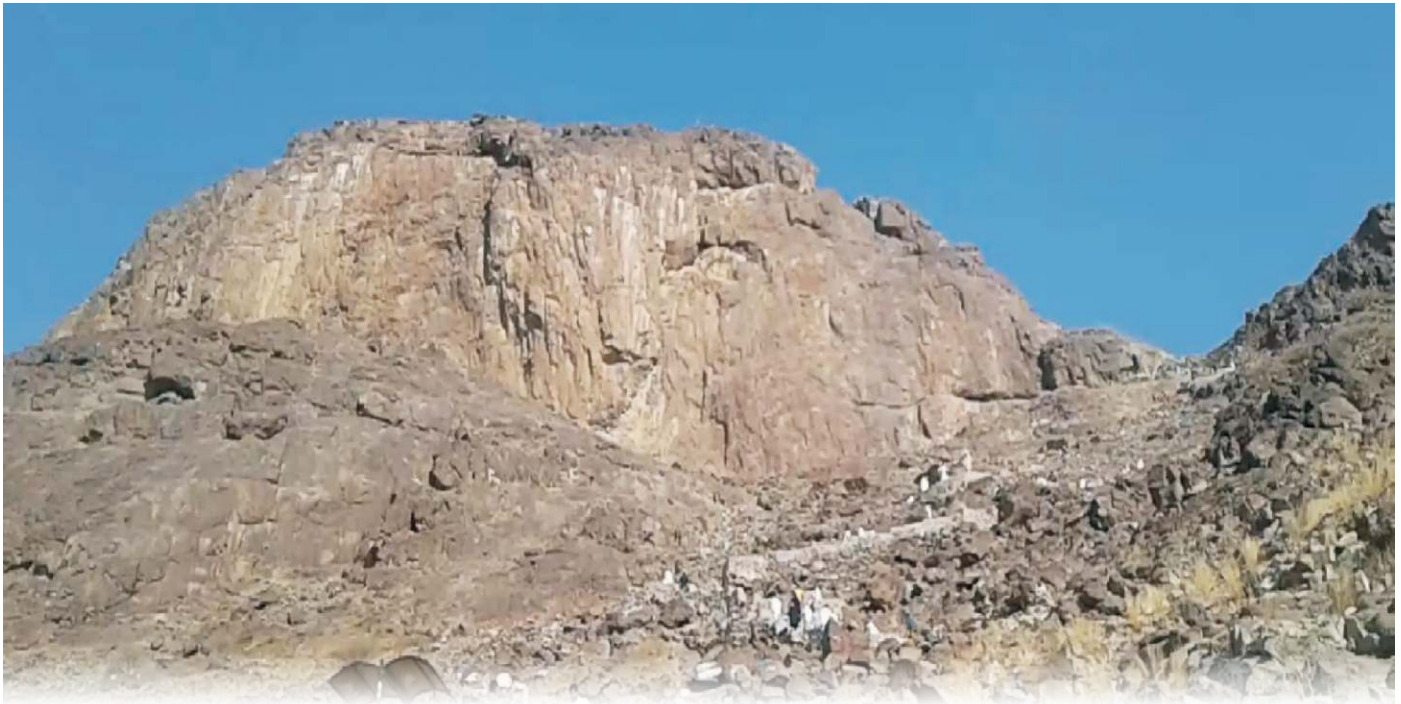
6 شوال 3 ہجری کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کفار مکہ کا مقابلہ کرنے کے لیے نکلے اور اُحد پہاڑ کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ پہلے کافروں اور مسلمانوں کے درمیان انفرادی لڑائی ہوئی جس کے بعد عام جنگ شروع ہو گئی۔ مسلمانوں نے اس جنگ میں بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔ کفار مکہ مسلمانوں کے حملوں کے سامنے بے بس ہو گئے اور جنگ سے فرار ہونے لگے۔ مسلمان نے جب کفار مکہ کو میدان جنگ سے بھاگتے دیکھا تو مالِ غنیمت اکٹھا کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر درے پر موجود تیر اندازوں نے سمجھا کہ جنگ ختم ہو گئی اور درہ خالی کر دیا اور وہاں چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رہ گئے۔ کفار نے جب درہ خالی دیکھا تو وہاں سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ درے پر موجود تمام مسلمان شہید ہو گئے۔ اس حملے کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک بھی شہید ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باوجود ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر برہم نہ ہوئے بلکہ انہیں اکٹھا کر کے ان سے مشاورت کی۔ مسلمان ایک بار پھر بے جگری سے لڑے۔ کفار نے دوبارہ حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔



یہ غزوہ فیصلہ کن غزوہ ثابت نہ ہو اور اس غزوے میں مسلمانوں کو شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کے ستر افراد شہید ہوئے۔ ان شہداء میں حضور اکرم ﷺ کے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ اس جنگ نے منافقین کو بے نقاب کر دیا۔ غزوہ اُحد میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہمیں ہر حال میں اطاعت رسول ﷺ کرنی چاہیے۔ اگر ردہ پر مقرر کردہ تیر انداز رسول اللہ ﷺ کے حکم پر مکمل پیرا کرتے تو اس قدر شدید جانی نقصان سے بچ جاتے۔ اس لیے ہم سب مسلمانوں کو چاہیے کہ ہم اطاعت رسول ﷺ کو ہر صورت میں مقدم رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ ہر فیصلہ مکمل مشاورت کے بعد کریں اور پھر اس فیصلے ہر حال میں عمل درآمد کریں۔

مزید جانئے!۔

غزوہ اُحد میں نبی کریم ﷺ نے اسلامی لشکر کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔



مشق

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

سوال ۱: مسلمانوں اور کفار کے درمیان دوسری جنگ کب اور کہاں ہوئی؟

سوال ۲: غزوہ اُحد میں کون اپنے ساتھیوں کو لے کر اسلامی لشکر سے الگ ہو گیا؟



سوال ۳: غزوہ اُحد کے موقع پر جو ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خواہش کیا تھی؟

سوال ۴: غزوہ اُحد میں نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا تلقین کی؟

سوال ۵: غزوہ اُحد میں درہ پر موجود تیر اندازوں نے درہ کیوں چھوڑ دیا؟

■ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

سوال ۱: غزوہ اُحد کے کوئی سے دو اہم واقعات لکھیں۔

سوال ۲: غزوہ اُحد کے نتائج میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

■ نیچے دیئے گئے فقرات مکمل کیجیے۔

۱- غزوہ اُحد مسلمانوں اور کفار مکہ کے مابین لڑی جانے والی _____ جنگ ہے۔

۲- غزوہ بدر کی وجہ سے کفار مکہ کا _____ خاک میں مل گیا تھا۔

۳- غزوہ اُحد میں رسول اللہ ﷺ نے _____ کا لشکر تیار کیا۔

۴- غزوہ اُحد میں پہلے کافروں اور مسلمانوں کے درمیان _____ جنگ ہوئی۔

۵- غزوہ اُحد میں _____ مسلمانوں کے حملوں کے سامنے بے بس ہو گئے۔

■ درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱- غزوہ اُحد میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو _____ کے مکہ سے روانہ ہونے کی اطلاع دی۔

د یہودیوں

ج منافقین

ب عیسائیوں

الف قریش مکہ

اہم معلومات! _____
غزوہ اُحد میں جب مسلمان مغلوب ہوئے
تو نبی کریم ﷺ کے پاس انصار کے سات
اور قریش کے دو آدمی رہ گئے تھے۔
(صحیح مسلم: 1161)



- ۲۔ غزوہ اُحد میں _____ شہید ہوئے۔
- الف دندان مبارک ب چچا ج ہاتھ مبارک د ماموں
- ۳۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کتنے تیر اندازوں کے ساتھ درے پر مقرر کیا؟
- الف چالیس ب پچاس ج ساٹھ د ستر
- ۴۔ عبداللہ بن ابی _____ کا سردار تھا۔
- الف مسلمانوں ب منافقین ج یہودیوں د عیسائیوں
- ۵۔ غزوہ اُحد میں نبی کریم ﷺ کے چچا _____ شہید ہوئے۔
- الف حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ب حضرت ابوطالب ج ابولہب د حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- کالم الف کو کالم ب سے ملائیے۔

کالم ب
لیکن اُن کی ہمدردیاں مسلمانوں کے ساتھ تھیں۔
کہ ہمیں ہر حال میں اطاعت رسول ﷺ کرنی چاہیے۔
کفار مکہ کے روانہ ہونے کی اطلاع دی۔
سے بھاگتے دیکھا تو وہ مال غنیمت اکٹھا کرنے لگے۔
کے قریب پڑاؤ ڈالا۔

کالم الف
حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کو مکہ سے
غزوہ اُحد میں نبی کریم ﷺ نے اُحد پہاڑ
یہود مسلمانوں کے حلیف تھے
غزوہ اُحد میں ہمارے لیے سبق ہے
مسلمانوں نے جب کفار مکہ کو میدان جنگ

عملی سرگرمی:

- طلبہ کے مابین غزوہ اُحد کے بارے میں ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کروایا جائے۔



- ۱۔ طلبہ کو غزوہ اُحد کے اسباب اور نتائج کے بارے میں تفصیلاً بتائیں۔
- ۲۔ طلبہ کو امیر کی اطاعت کی اہمیت اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد سے آگاہ کریں۔
- ۳۔ طلبہ کو مشاورت کی اہمیت اور آداب کے متعلق بتائیں۔



۶۔ غزوہ خندق

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

حاصلاتِ تعلیم (SLOs):

- ۱۔ غزوہ خندق سے متعارف ہو سکیں۔
- ۲۔ غزوہ خندق کے اسباب و واقعات جان سکیں۔
- ۳۔ غزوہ خندق کی جنگی حکمتِ عملی کے بارے میں جان سکیں۔
- ۴۔ اس بات کو جان سکیں کہ فتح صرف اسلحہ و تعداد سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور حکمتِ عملی سے حاصل ہوتی ہے۔
- ۵۔ غزوہ خندق کے نتائج سے آگاہ ہو سکیں اور حاصل ہونے والے سبق سے اپنی زندگی میں استفادہ کر سکیں۔

غزوہ خندق ۵ھ میں پیش آیا۔ اس جنگ میں مسلمانوں نے اپنے دفاع کے لیے مدینہ کے گرد خندق کھودی، اس لیے اسے ”غزوہ خندق“ کہتے ہیں۔ اس جنگ کا دوسرا نام ”غزوہ احزاب“ ہے۔ احزاب جمع ہے ”حزب“ کی جس کے معنی ہیں ”گروہ، جماعت۔“ چونکہ اس جنگ میں کفار مکہ نے عرب کے دیگر قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملا کر مدینہ پر حملہ کیا اس لیے اس جنگ کو ”غزوہ احزاب“ بھی کہتے ہیں۔ اس جنگ کے دو اہم اسباب یہ تھے:

جاننے کی بات!۔

غزوہ خندق میں کفار مکہ نے تقریباً ایک ماہ تک مدینہ منورہ کا محاصرہ کیے رکھا۔

- ۱۔ کفار مکہ کو مختلف غزوات میں مسلمانوں سے بدترین شکست ہوئی اور ان کی تجارت کو شدید نقصان پہنچا۔ مدینہ چونکہ ان کی تجارتی گزرگاہ کے قریب واقع تھا اور قریش مکہ کو ڈر رہتا تھا کہ مسلمان کسی بھی وقت ان کا راستہ نہ بند کر دیں، اس لیے انہوں نے اپنی تجارت کو بحال رکھنے کے لیے مسلمانوں سے فیصلہ کن جنگ کا ارادہ کیا۔
- ۲۔ میثاقِ مدینہ کی عہد شکنی کی وجہ سے یہود قبائل کو مدینہ سے جلا وطن کر دیا گیا۔ یہ قبائل خیبر اور ملک شام کے علاقوں میں جا کر رہنے لگے۔ چنانچہ ان قبائل نے کفار مکہ کو مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لیے اکسایا۔

ابوسفیان مکہ سے چار ہزار کا لشکر لے کر نکلا۔ راستے میں دیگر عرب قبائل بھی مل گئے۔ اس طرح یہ دس ہزار کافروں کا بڑا لشکر بن گیا۔ اس لشکر کی مکہ سے روانگی کی اطلاع ملنے پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مشاورت کی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رائے دی کہ مدینہ شہر کے تین اطراف تو پہاڑ اور باغات ہیں جب کہ ایک طرف میدان ہے جہاں سے دشمن حملہ کر سکتا ہے، اس لیے اس حصے میں خندق کھودی جائے۔ آپ ﷺ کو یہ رائے بہت پسند آئی۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر خندق کی کھدائی شروع کی۔ یہ خندق مدینہ منورہ کے صرف شمالی حصے کی جانب کھودی گئی تھی۔ آپ ﷺ خندق کی کھدائی میں خود بھی شریک ہوئے۔

جب کافروں کا لشکر مدینہ منورہ پہنچا تو سخت پریشان ہوا۔ انہوں نے خندق عبور کرنے کی کوششیں شروع کر دیں لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ ایک جگہ خندق کم گہری تھی چنانچہ اس جگہ سے عرب کے مشہور پہلوان عمرو بن عبدود نے خندق عبور کر لی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مقابلے میں اسے ہلاک کر دیا۔ کفار مکہ نے کئی دنوں سے مدینہ منورہ کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ نبی کریم ﷺ ہر رات اللہ تعالیٰ سے فتح کی دعائیں مانگتے تھے۔ غزوہ خندق میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی نیبی مدد بھی کی۔ ایک رات شدید طوفان آیا جس نے مشرکین مکہ کے خیموں کو اکھاڑ ڈالا۔ ان کی آگ کے آلاؤ بجھ گئے اور چوہے لہے ٹھنڈے ہو گئے اور ان کے حوصلے پست ہو گئے۔ چنانچہ ہر شخص میدان چھوڑ کر بھاگنے کا سوچنے لگا۔ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی کچھ ہی دیر میں ہر کوئی میدان چھوڑ کر بھاگ رہا



اہم معلومات!

غزوہ خندق میں جن مسلمانوں نے شہادت پائی ان میں سے تین کا تعلق قبیلہ بنو اوس سے جبکہ باقی تین کا تعلق بنو خزرج سے تھا۔

تھا۔ اس طرح صبح تک میدان خالی ہو گیا۔ غزوہ خندق کے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوئے:

- ۱۔ غزوہ خندق میں صرف چھ مسلمانوں نے شہادت پائی۔
- ۲۔ یہ جنگ فیصلہ کن ثابت ہوئی کیونکہ اس جنگ کے ذریعے قریش مکہ کا غرور خاک میں مل گیا۔
- ۳۔ غزوہ خندق میں کامیاب فتح کے بعد مسلمانوں کا عرب و بدہ تمام عرب پر قائم ہو گیا۔
- ۴۔ غزوہ خندق میں مسلمانوں کی کامیابی کے بعد لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔

غزوہ خندق میں ہمارے کے لیے ایک اہم سبق ہے کہ اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ حق پر قائم رہنے والوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔ وہ انہیں ضرور اپنی مدد سے نوازتا ہے۔ اس لیے ہم سب مسلمانوں کو چاہیے کہ ہم استقامت اور ثابت قدمی اختیار کریں اور تکالیف سے کبھی بھی نہ گھبرائیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کریں کیونکہ ہماری نجات اور کامیابی اسی میں ہے۔ اس سے باہمی مشاورت سے فیصلے کرنے کی اہمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مشورہ قبول فرمایا کہ یہ مثال بھی قائم کی کہ حاکم وقت کو قومی مسائل پر نہ صرف اپنے ساتھیوں سے مشورہ لینا چاہیے بلکہ ان کی صحیح رائے کو قبول بھی کرنا چاہیے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ جب آپ سے کوئی مشورہ مانگے تو نہایت دیانت داری سے مشورہ دینا چاہیے۔

اہم معلومات!

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب (کفار کی) فوجیں تم پر آ پہنچیں تو ہم نے ان پر ہوا اور فرشتوں کے لشکروں کو بھیجا جنہیں تم نے دیکھا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔ (سورۃ الاحزاب: 9)

مشق

■ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

سوال ۱: غزوہ خندق کو غزوہ احزاب کیوں کہتے ہیں؟

سوال ۲: یہودی قبائل نے قریش کا ساتھ کیوں دیا؟

سوال ۳: غزوہ خندق میں حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے کی کیا اہمیت تھی؟



سوال ۴: غزوہ خندق کے دو نتائج لکھیں۔

سوال ۵: عمرو بن عبدود کی ہلاکت کا دشمن پر کیا اثر ہوا؟

■ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

سوال ۱: غزوہ خندق میں کفار کا کیا انجام ہوا؟

سوال ۲: غزوہ خندق سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

ج:

■ نیچے دیئے گئے فقرات مکمل کیجیے۔

- ۱- نبی کریم ﷺ خندق کی کھدائی میں _____ بھی شریک ہوئے۔
- ۲- غزوہ خندق کے موقع پر ابوسفیان مکہ سے _____ کا لشکر لے کر نکلا۔
- ۳- غزوہ خندق میں صرف _____ مسلمانوں نے شہادت پائی۔
- ۴- غزوہ خندق میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی _____ مدد بھی کی۔
- ۵- کفار مکہ نے کئی دنوں تک _____ کا محاصرہ کیے رکھا۔



درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

- ۱۔ غزوہ احزاب کہتے ہیں
 الف غزوہ احد کو ب غزوہ بدر کو ج غزوہ خیبر کو د غزوہ خندق کو
- ۲۔ حضرت محمد ﷺ کو خندق کھودنے کا مشورہ دیا
 الف حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ج حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے د حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
- ۳۔ خندق کھودی گئی
 الف شمالی جانب ب جنوبی جانب ج مشرقی جانب د مغربی جانب
- ۴۔ عمرو بن عبدود ہلاک ہوا
 الف گھوڑے سے گر کر ب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقابلے میں ج حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقابلے میں د پتھر لگنے سے
- ۵۔ غزوہ خندق کے بعد
 الف عرب قبائل متحد ہو گئے ب اسلام تیزی سے پھیلا
 ج قریش کو تجارت کی اجازت ملی د قریش نے یہودیوں سے اتحاد کر لیا

عملی سرگرمی:

طلبہ کے مابین غزوہ خندق کے حوالے سے ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کروایا جائے۔



- ۱۔ طلبہ کو غزوہ خندق کے اسباب، واقعات، جنگی حکمت عملی، اللہ تعالیٰ کی مدد اور غزوہ خندق کے نتائج سے تفصیلاً آگاہ کریں۔
 ۲۔ طلبہ کو غزوہ خندق میں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بارے میں وضاحت سے بتائیں۔
 ۳۔ طلبہ کو غزوہ خندق کے نتائج کے بارے میں بتائیں۔ نیز انہیں اس غزوے سے حاصل ہونے والے سبق سے آگاہ کریں۔